السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، اس کا بچہ بہت چھوٹا تھا اوراسے وراثت میں ڈھیروں مال ملا، کیابچے کے مال میں سے زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی احکام اس انسان پر لاگو ہوتے ہیں جو عاقل، بالغ اور مسلمان ہو اور فرضیت زکوۃ کےلیے اس کا صاحب نصاب ہونا بھی ضروری ہے بچے کے مال میں سے زکوۃ دینے یا نہ دینے کے متعلق فقہاء کا بہت اختلاف ہے لیکن ہمارے رجحان کے مطابق بچے کے مال میں سے زکوۃ ادا کرنی چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[1]''ان کے اموال میں سے آپ زکوۃ وصول کریں اس کے ذریعے انہیں پاک کریں۔''

اس آیت کریمہ میں بالغ اور غیر بالغ کی کوئی قید نہیں ہے نیز زکوۃ سے مقصود غرباء ومساکین کا فائدہ کرنا ہے لہٰذا ان کا حصہ نکالنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل روایات بھی بطور تائید پش کی جا سکتی ہیں۔ اگرچہ سند کے اعتبار سے ان میں کچھ ضعف پایا جاتا ہے۔ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی یتیم کا کفیل ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کے مال کو تجارت میں لگائے اسے یونہی نہ چھوڑے رکھے کہ اسے زکوۃ ختم کردے۔''[2]

[3]''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیموں کے اموال کو تجارت میں لگاؤ، مبادا انہیں زکوۃ ختم کردے۔''

یہ دونوں روایات اگرچہ ضعیف ہیں تاہم بطور تائید انہیں پش کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے۔

---

[1]۔ التوبة: ۱۰۳

[2]۔ ترمذی: زکوۃ ٦٤١

[3]۔ بیہقی ص ۱۰۷،۹،۴

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر:182

محدث فتویٰ